بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر ابنِ کثیر

تالیف

مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری

علامہ محمد الطاف حسین الازہری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

تفسیر ابن کثیر جلد دوم

تالیف

مفسر قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری
علامہ محمد الطاف حسین الازہری

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ٭ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور — کراچی — پاکستان

چاند کتاب محل ڈسکہ

رسولوں سے"۔ اور فرمایا: فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الحجر:93-92) "پس آپ کے رب کی قسم! ہم پوچھیں گے ان سب سے ان اعمال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے"۔

انبیائے کرام نے دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا، بعض نے قبول کیا اور بعض نے رد کر دیا۔ انہوں نے بچشم خود ان چیزوں کا مشاہدہ کیا تھا پھر ان کا "لَا عِلْمَ لَنَا" کہنے کا کیا مطلب ہے؟ حضرات مجاہد، حسن بصری، سدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس دن اس قدر ہولناکی اور دہشت ہوگی کہ وہ خوف کے مارے کہیں گے کہ ہمیں کوئی علم نہیں (1)۔

سدی سے منقول ہے کہ "لَا عِلْمَ لَنَا" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ایسے لوگوں کے قائم مقام رکھ کر یہ کہا گیا ہے جن پر مدہوشی طاری ہو جاتی ہے اس لئے جب سوال کیا جائے گا تو کہیں گے کہ ہمیں کوئی علم نہیں۔ پھر کچھ دیر بعد جب اطمینان قلبی حاصل ہوگا تو وہ اپنی اپنی امت کے بارے میں گواہی دیں گے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ مَاذَا اُجِبْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کونسا طرز عمل اختیار کیا، کیا کیا اعمال کرتے رہے، تو جواب میں انبیائے کرام علیہم السلام عرض کریں گے لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور ابن جریر نے بھی اسی کو پسند کیا ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام از راہ ادب وتعظیم عرض کریں گے: یارب! تیرے علم محیط وکامل کے مقابلہ میں ہمیں کچھ علم نہیں اگرچہ ہمیں ان لوگوں کے بارے میں علم ہے جنہوں نے ہماری دعوت پر لبیک کہی، لیکن ہم تو صرف ظاہر پر آگاہ ہیں باطن کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں، صرف تو ہی ہر چیز پر مطلع اور آگاہ ہے، تمہارے علم کے مقابلہ میں ہمارا علم عدم علم کی طرح ہے کیونکہ غیبوں کو جاننے والا تو ہی ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝

"جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم! یاد کرو میرا انعام اپنے پر اور اپنی والدہ پر جب میں نے مدد فرمائی تمہاری روح القدس سے باتیں کرتا تھا تو لوگوں سے (جبکہ تو ابھی) پنگھوڑے میں تھا اور جب پکی عمر کو پہنچا اور جب سکھائی میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل اور جب تو بناتا تھا کیچڑ سے پرندے کی سی صورت میرے اذن سے پھر پھونک مارتا تھا اس میں تو وہ (مٹی کا بے جان پتلا) بن جاتا تھا پرندہ میرے اذن سے اور (جب) تو تندرست کر دیا کرتا تھا مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے اذن سے اور جب تو (زندہ کر کے) نکالا کرتا تھا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے روک دیا تھا بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو آیا تھا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو کہا جنہوں نے کفر کیا تھا ان سے کہ یہ سب

1۔ تفسیر طبری، جلد 7، صفحہ 125

(معجزات) نہیں ہیں مگر کھلا ہوا جادو اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ ایمان لاؤ میرے ساتھ اور میرے رسول کے ساتھ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور (اے مولا!) تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں"۔

اللہ تعالیٰ ان احسانات، خوارق عادت، اور روشن معجزات کا تذکرہ فرما رہا ہے جن سے اس نے اپنے پیارے بندے اور رسول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو سرفراز فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے عیسیٰ! میرے انعام کو یاد کرو کہ میں نے تمہیں بغیر باپ کے صرف ماں کے ذریعے پیدا کیا اور میں نے تمہیں اپنے کمال قدرت پر ایک روشن نشانی اور قطعی دلیل قرار دیا، اور تمہاری والدہ پر بھی میں نے احسان کیا، ظالم اور جاہل تمہاری والدہ پر بدکاری کی جو تہمت لگاتے تھے اس سے براءت اور پاکدامنی کی دلیل تجھی کو ٹھہرایا۔

إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ...... روح القدس یعنی جبریل علیہ السلام کے ذریعے تمہاری مدد کی اور بچپن اور پکی عمر میں تمہیں نبی اور داعی الی اللہ بنایا۔ پنگھوڑے میں جب تم ابھی بالکل چھوٹے بچے تھے میں نے تمہیں قوت گویائی عطا فرمائی اور تم نے ہر عیب سے اپنی والدہ محترمہ کی برأت اور پاکدامنی کی گواہی دی، بندگی کا اعتراف کیا، میرا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور میری عبادت کی انہیں دعوت دی اسی لئے فرمایا: تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا یعنی تم دعوت وتبلیغ کا فریضہ بچپن اور پکی عمر میں انجام دیتے رہے۔ "تُكَلِّمُ" کے ضمن میں دعوت کا معنی پایا جاتا ہے کیونکہ بڑی عمر میں لوگوں سے گفتگو کرنا کوئی عجیب بات نہیں ہے، تعجب تو اس گفتگو پر ہے جو بچپن میں کی جائے جس وقت بچہ گفتگو پر قادر نہیں ہوتا۔

وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ...... میں نے تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دی، لکھنا پڑھنا اور سمجھ بوجھ عطا فرمائی، تورات اور انجیل سکھائی۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ حدیث شریف میں تورات کا ذکر آتا ہے تو کبھی اس سے مراد یہ اور دوسری کتب ہوتی ہیں۔

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ... تم میرے حکم سے پرندے کی سی شکل بناتے تھے پھر اس (بے جان پتلے) میں پھونک مارتے تو وہ جاندار پرندہ بن جاتا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑتا۔

وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ اس کی وضاحت سورۂ آل عمران میں گزر چکی ہے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں(1)۔

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِي تم مردوں کو بلاتے تو وہ اللہ کے اذن، ارادہ، قدرت اور مشیت سے زندہ ہوکر قبروں سے باہر نکل آتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب مردوں کو زندہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو رکعت نفل ادا کرتے تھے، پہلی رکعت میں تَبٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ اور دوسری رکعت میں "الٓمٓ تَنْزِيلُ" کی تلاوت کرتے، ان دو رکعتوں کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے، پھر ان سات اسماء کا ورد کرتے: يَا قَدِيمُ، يَا قَيُّومُ، يَا اللّٰهُ، يَا رَحْمٰنُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا نُورَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، يَا رَبِّ، یہ اسماء زبردست تاثیر کے حامل ہیں۔

وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَآءِيلَ عَنْكَ...... إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ میری نعمت اور احسان کو یاد کرو کہ جب تم بنی اسرائیل کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی نبوت اور رسالت پر قطعی دلائل و براہین لیکر آئے تھے تو انہوں نے تمہیں جھٹلایا، جادوگر ہونے کی تہمت لگائی، تمہیں قتل کرنے اور سولی دینے کے درپے ہو گئے تو اس وقت میں نے تمہیں ان (کے ظلم) سے بچالیا، تمہیں اپنی طرف اٹھا لیا، ان کی آلودگی سے

1۔ دیکھئے تفسیر سورۂ آل عمران: 49

تمہیں پاک رکھا اور ان کے شر سے محفوظ کر دیا۔ یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان آپ کو آسمان دنیا کی طرف اٹھائے جانے کے بعد کا ہے یا پھر روز قیامت وقوع پذیر ہوگا۔ اس مستقبل کے واقعہ کو ماضی سے تعبیر کرنا اس کے یقینی تحقق پر دلالت کرتا ہے، یہ غیب کے وہ اسرار و رموز ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر نبی حضرت محمد ﷺ کو آگاہ فرما دیا ہے۔

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخلص اور جانثار ساتھی اور مددگار بنا دیئے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وحی سے کیا مراد ہے؟ بعض نے کہا ہے کہ یہاں وحی الہام (چپکے سے دل میں کوئی بات ڈال دینا) کے معنی میں ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ (القصص:7)" اور ہم نے الہام کیا موسیٰ کی والدہ کی طرف کہ اسے (بے خطر) دودھ پلاتی رہ"۔ بغیر کسی شک و شبہ کے یہاں وحی کا معنی الہام ہے۔ اسی طرح شہد کی مکھی کے بارے میں فرمایا: وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا (النحل:69-68)" اور ڈال دی آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات کہ بنا یا کر پہاڑوں میں (اپنے) چھتے اور درختوں (کی شاخوں) اور ان چھپروں میں جو لوگ بناتے ہیں۔ پھر رس چوسا کر ہر قسم کے پھلوں سے پس چلتی رہا کر اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر"۔ اسی طرح یہاں بھی وحی سے مراد الہام ہے یعنی حواریوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ حکم بجالائیں اور یہ مراد بھی ہوسکتی ہے کہ میں نے تمہارے واسطے سے ان پر وحی بھیجی اور انہیں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس پر لبیک کہی، سر تسلیم خم کر لیا اور اطاعت الٰہی پر کمربستہ ہو گئے۔ اور کہا: "آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ"۔

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١١٥﴾

"جب کہا تھا حواریوں نے اے عیسیٰ بن مریم کیا یہ کرسکتا ہے تیرا رب کہ اتارے ہم پر ایک خوان آسمان سے، (ان کی اس تجویز پر) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ڈرو اللہ سے اگر تم مومن ہو۔ حواریوں نے کہا ہم تو (بس) یہ چاہتے ہیں کہ ہم کھائیں اس سے اور مطمئن ہو جائیں ہمارے دل اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا تھا اور ہم ہو جائیں اس پر گواہی دینے والوں سے۔ عرض کی عیسیٰ بن مریم نے اے اللہ ہم سب کے پالنے والے اتار ہم پر خوان آسمان سے بن جائے ہم سب کے لئے خوشی کا دن (یعنی) ہمارے اگلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی اور (ہو جائے) ایک نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بلاشبہ میں اتارنے والا ہوں اسے تم پر پھر جس نے کفر اختیار کیا اس کے بعد تم سے تو بے شک میں عذاب دوں گا اسے ایسا عذاب کہ نہیں دوں گا کسی کو بھی اہل جہان سے"۔